قال رسول اللہ ﷺ: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا فی فضائلِ الصّحابة

سلسلة اربعينات الحديث النبوي 26

اربعینِ فضائلِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

تألیف:

ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

26

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا

فی فضائلِ الصّحابة

اربعینِ فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدّیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنّہ پبلیکیشنز لاہور

نام کتاب: اربعین فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

تألیف: ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَّدَاعِيًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّيِّيْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ، وَتَابِعِيْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی يَوْمِ الدِّيْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن و سنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾ ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ ﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتہی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ... ﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

1. فتح القدير : 488/1۔
2. صحيح بخاري، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآیة ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

”اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔“

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

”اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔“

صاحب ”فتح البیان“ لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

”عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ“

”رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔“

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ"❶

"یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔"

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ ـــ))❷

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔"

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ ـــ))

---

❶ معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

❷ سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔''[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ۔ قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ۔''[2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

”میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔“

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ”فِیْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ”وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا“ کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ”قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ“ کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ”كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ”اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ“ کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلہ "دعوت اہل حدیث" میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَلْاَرْبَعُوْنَ فِی فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدَهٗ وَنَسْتَعِينُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اَمَّا بَعْدُ:

بَابٌ فِيْ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۸۸ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۸۹﴾

(التوبة: 88، 89)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”لیکن رسول نے اور ان لوگوں نے جو اس کے ہمراہ ایمان لائے، اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کیا، اور یہی لوگ ہیں جن کے لیے سب بھلائیاں ہیں، اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔“

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ الَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۰﴾ (الحشر: 10)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور (ان کے لیے) جو ان کے بعد آئے، وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنھوں نے

ایمان لانے میں ہم سے پہل کی اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ جو ایمان لائے، اے ہمارے رب! یقیناً تو بے حد شفقت کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔"

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝۱۳۷﴾

(البقرۃ: 137)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "پھر اگر وہ اس جیسی چیز پر ایمان لائیں جس پر تم ایمان لائے ہو، تو یقیناً وہ ہدایت پا گئے، اور اگر پھر جائیں تو وہ محض ایک مخالفت میں (پڑے ہوئے) ہیں، پس عنقریب اللہ تجھے ان سے کافی ہو جائے گا اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔"

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ؗ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۛ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝۲۹﴾ (الفتح: 29)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں، تو انھیں اس حال میں دیکھے گا کہ رکوع کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کا فضل اور (اس کی) رضا ڈھونڈتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں (موجود) ہے، سجدے کرنے کے اثر سے۔ یہ ان کا وصف تورات میں ہے

اور انجیل میں ان کا وصف اس کھیتی کی طرح ہے جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اسے مضبوط کیا، پھر وہ موٹی ہوئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی، کاشت کرنے والوں کو خوش کرتی ہے، تاکہ وہ ان کے ذریعے کافروں کو غصہ دلائے، اللہ نے ان لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے بڑی بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔''

حدیث 1:

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ خَطَبَ النَّاسَ بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَقَامِي فِيكُمْ، فَقَالَ: اسْتَوْصُوا بِأَصْحَابِي خَيْرًا، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَبْتَدِءُ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا، فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ بَحْبَحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ، لَا يَخْلُوَنَّ أَحَدُكُمْ بِامْرَأَةٍ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ، فَهُوَ مُؤْمِنٌ.)) [1]

''سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ''جابیہ'' کے مقام پر خطبہ دیتے ہوئے کہا: ایک دفعہ اللہ کے رسول ﷺ ہمارے درمیان اسی طرح کھڑے ہوئے، جیسے میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں، اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں تمھیں اپنے صحابہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں، اور ان لوگوں کے بارے میں بھی جو ان کے بعد ہوں گے اور ان لوگوں کے بارے میں

---

[1] مسند احمد : 18/1، رقم : 114، مستدرك حاكم : 113/1۔ حاکم نے اسے ''شیخین کی شرط پر صحیح'' کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

بھی جو (تابعین) کے بعد ہوں گے، (ان سے حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں)، اس کے بعد جھوٹ اس قدر عام ہو جائے گا کہ ایک آدمی گواہی طلب کیے جانے سے پہلے گواہی دینے لگے گا، پس تم میں سے جو آدمی جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے وہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنے کا التزام کرے، کیونکہ شیطان ہر اس آدمی کے ساتھ رہتا ہے جو اکیلا ہو، اور وہ شیطان دو آدمیوں سے ذرا دور ہو جاتا ہے، تم میں سے کوئی آدمی کسی غیر محرم عورت کے ساتھ علیحدگی اختیار نہ کرے، کیونکہ ایسے دو افراد کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے اور جس آدمی کو نیکی کر کے خوشی اور گناہ کر کے پریشانی ہو وہ مومن ہے۔''

حدیث: 2

((وَعَنْ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنِّیْ اَجِدُ فِی التَّوْرَاةِ مَكْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، لَا فَظٌّ ، وَلَا غَلِيْظٌ ، وَلَا سَخَّابٌ فِی الْاَسْوَاقِ ، وَلَا يَجْزِیْ السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ ، وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ ، وَيَصْفَحُ اُمَّتُهٗ ، الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِیْ كُلِّ مَنْزِلَةٍ ، وَيُكَبِّرُوْنَهٗ عَلٰى كُلِّ نَجْدٍ ، يَأْتَزِرُوْنَ اِلٰى اَنْصَافِهِمْ ، وَيُوَضِّئُوْنَ اَطْرَافَهُمْ ، صَفُّهُمْ فِی الصَّلَاةِ وَصَفُّهُمْ فِی الْقِتَالِ سَوَاءٌ ، مُنَادِيْهِمْ يُنَادِیْ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ لَهُمْ فِیْ جَوْفِ اللَّيْلِ دَوِیٌّ كَدَوِیِّ النَّحْلِ ، مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ ، وَمُهَاجَرُهٗ بِطَابَةَ ، وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ .)) [1]

''اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے تورات میں لکھا ہوا پایا: محمد ﷺ اللہ کے رسول ہوں گے، نہ تیز مزاج نہ ترش رو، بازاروں میں شور وشغب کرنے

---

[1] سنن دارمی، رقم: 5، شرح السنة، رقم الحديث: 3628۔ محقق نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

والے نہ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے بلکہ معاف کرنے والے اور درگزر کرنے والے ہوں گے۔ اُن کی امت بہت زیادہ حمد وثنا کرنے والی ہوگی۔ ہر جگہ وہ اللہ کی حمد وثنا بیان کریں گے۔ ہر اونچی جگہ پر (چڑھتے ہوئے) اللہ اکبر کہیں گے۔ اُن کے تہ بند پنڈلیوں تک ہوں گے، اپنے اعضاء کا وضو کریں گے، نماز اور قتال کے لیے ایک ہی طرح صف بنائیں گے۔ اُن کا منادی (یعنی مؤذن) کھلی فضا میں اذان دے گا۔ آدھی رات کے وقت اُن کے اذکار کی آواز شہد کی مکھیوں کی طرح آہستہ ہوگی۔ اس رسول کی جائے پیدائش مکہ ہوگی، جائے ہجرت طابہ (یعنی مدینہ منورہ) اور اُس کی حکومت کی سرحدیں شام تک پہنچیں گی۔''

حدیث: 3

((وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ كَلَامٌ ، فَقَالَ خَالِدٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: تَسْتَطِيلُونَ عَلَيْنَا بِأَيَّامٍ سَبَقْتُمُونَا بِهَا ، فَبَلَغَنَا أَنَّ ذٰلِكَ ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: دَعُوا لِي أَصْحَابِي ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَوْ أَنْفَقْتُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ـأَوْ مِثْلَ الْجِبَالِـ ذَهَبًا مَا بَلَغْتُمْ أَعْمَالَهُمْ .)) [1]

''اور سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ما بین کچھ تلخ کلامی سی ہوگئی، سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ نے سیّدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے کہا: تم ہمارے اوپر محض اس لیے زبان درازی کرتے ہو کہ تم ہم سے کچھ دن پہلے اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ جب اس بات کا نبی

[1] مسند احمد: 366/3، رقم: 13812، الأحاديث المختارة، رقم: 2046۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

کریم ﷺ سے ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے لیے ہی میرے صحابہ کو کچھ نہ کہا کرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم احد پہاڑ یا کئی پہاڑوں کے برابر سونا بھی خرچ کردو تم ان کے اعمال یعنی درجوں تک نہیں پہنچ سکتے۔"

حدیث :4

((وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قُلْنَا: لَوِ انْتَظَرْنَا حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ، قَالَ: فَانْتَظَرْنَا فَخرجَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: مَا زِلْتُمْ هَاهُنَا، قُلْنَا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قُلْنَا: نُصَلِّي مَعَكَ الْعِشَاءَ، قَالَ: أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ. ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ: وَكَانَ كَثِيرًا مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتٰى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَتْ أَصْحَابِي أَتٰى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ.)) [1]

"اور سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں مغرب کی نماز ادا کی، پھر ہم نے کہا کہ بہتر ہوگا کہ ہم کچھ انتظار کرلیں اور آپ کی معیت میں عشاء کی نماز ادا کر کے جائیں۔ چنانچہ ہم انتظار کرنے لگے۔ آپ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کیا تم یہیں ٹھہرے رہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں اے اللہ کے رسول! بس ہم نے

---

[1] مسند احمد: 398/4، رقم: 19066، صحیح ابن حبان، رقم: 7249۔ ابن حبان اور شیخ شعیب رحمہ اللہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

سوچا کہ ہم عشاء کی نماز بھی آپ کی معیت میں ادا کرلیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اچھا کیا۔ پھر آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا، جبکہ آپ ﷺ کا معمول بھی تھا کہ آپ ﷺ اکثر آسمان کی طرف سر اٹھایا کرتے تھے، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ ستارے آسمان کے امین (نگران و محافظ) ہیں، جب یہ تارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان پر وہ کیفیت طاری ہو جائے گی، جس کا اس کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے، یعنی آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ میں بھی اپنے صحابہ کے لیے اسی طرح امین ہوں، جب میں دنیا سے چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر وہ فتنے اور آزمائشیں آجائیں گے جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے اور میرے صحابہ بھی میری امت کے لیے امین اور محافظ ہیں، جب میرے صحابہ اس دنیا سے رخصت ہو جائیں گے تو میری امت پر ان فتنوں کا دور شروع ہو جائے گا، جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔''

حدیث 5:

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ صَاحِبِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: طُوْبٰی لِمَنْ رَآنِیْ، وَطُوْبٰی لِمَنْ رَأَی مَنْ رَأٰنِیْ، وَلِمَنْ رَاٰی مَنْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ وَاٰمَنَ بِیْ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ صحابی رسول ﷺ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مبارک ہو جس نے مجھے دیکھا (یعنی صحابی) اور مجھ پر ایمان لایا، اور مبارک ہو اُسے جس نے اس شخص کو دیکھا جس نے مجھے دیکھا ہے (یعنی تابعی) اور ایمان لایا، اور مبارک ہو اُسے جس نے صحابی کو دیکھنے والے (یعنی تبع تابعین) کو دیکھا اور ایمان لایا۔''

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم الحديث: 1254.

حدیث: 6

((وَعَنْ أَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِیْ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ.)) [1]

''اور سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے صحابہ کو سب وشتم نہ کرنا، کیونکہ ان کا مقام تو یہ ہے کہ اگر تم میں سے کوئی آدمی جبل احد کے برابر سونا خرچ کرے، تو وہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک مد یا نصف مد تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔''

حدیث: 7

((وَعَنْ طَارِقِ بْنِ اَشْيَمَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ: بِحَسْبِ أَصْحَابِی الْقَتْلُ.)) [2]

''اور سیّدنا طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرے صحابہ کا شہید ہو جانا ہی کافی ہے۔''

حدیث: 8

((وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ اَسْقَعَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَزَالُوْنَ مَا دَامَ فِيْكُمْ مَّنْ رَاٰنِیْ وَصَاحَبَنِیْ، وَاللّٰهِ لَا تَزَالُوْنَ بِخَيْرٍ مَّا دَامَ فِيْكُمْ مَّنْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ وَصَاحَبَ مَنْ صَاحَبَنِیْ، وَاللّٰهِ لَا تَزَالُوْنَ بِخَيْرٍ مَا دَامَ فِيْكُمْ مَنْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ وَصَاحَبَ

---

[1] صحیح مسلم، رقم: 221/254، مسند احمد: 11/3، رقم: 11079.

[2] مسند احمد: 472/3، رقم: 15876، مصنف ابن ابی شیبة: 92/15۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَنِی .)) [1]

''اور حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے دیکھا اور میری صحبت پائی (یعنی صحابی) جب تک وہ شخص تمہارے درمیان موجود رہے گا تم ہمیشہ خیر پر رہو گے۔ اللہ کی قسم! جس نے میرے صحابی کو دیکھا اور اُس کی صحبت پائی (یعنی تابعی) جب تک وہ تمہارے درمیان موجود رہے گا تم لوگ ہمیشہ خیر پر رہو گے۔ اللہ کی قسم! جس نے تابعی کو دیکھا (یعنی تبع تابعی) اور اُس کی صحبت پائی جب تک وہ تمہارے درمیان موجود رہے گا تم لوگ ہمیشہ خیر پر رہو گے۔''

حدیث: 9

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ فِی قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ ﷺ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ، فَابْتَعَثَهُ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِی قُلُوبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ، فَوَجَدَ قُلُوبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهِ يُقَاتِلُونَ عَلٰى دِينِهِ، فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا، فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ، وَمَا رَأَوْا سَيِّئًا، فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ سَيِّءٌ .)) [2]

''اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی تو اس نے قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانوں کے قلوب میں بہتر پایا، اس لیے اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لیے منتخب کر لیا اور ان کو رسالت کے ساتھ مبعوث

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم الحديث: 3283.

[2] مسند احمد: 379/1، رقم: 3600، معجم كبير للطبرانى، رقم: 8582۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

کیا۔ پھر اس نے اس دل کے انتخاب کے بعد باقی بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی اور اصحاب محمد ﷺ کے قلوب کو تمام انسانوں کے قلوب سے بہتر پایا، اس لیے اس نے انہیں اپنے نبی کے وزراء (اور ساتھی) بنا دیا، جو اس کے دین کے لیے قتال کرتے ہیں۔ پس مسلمان جس بات کو بہتر سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی بہتر ہی ہوتی ہے اور مسلمان جس بات کو برا سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی بری ہی ہوتی ہے۔''

حدیث :10

((وَعَنْ اَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: یَاْتِی عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ، یَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَیُقَالُ لَهُمْ: فِیكُمْ مَنْ رَاٰی رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَیَقُولُونَ: نَعَمْ، فَیُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ یَغْزُو فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ، فَیُقَالُ لَهُمْ: فِیكُمْ مَنْ رَاٰی مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَیَقُولُونَ: نَعَمْ، فَیُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ یَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَیُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِیكُمْ مَنْ رَاٰی مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَیَقُولُونَ: نَعَمْ، فَیُفْتَحُ لَهُمْ.)) [1]

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جب ان کے لشکر جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا آدمی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو (یعنی صحابی رضی اللہ عنہ)؟ وہ کہیں گے، ہاں، تو اس کی برکت سے فتح ہوگی۔ پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں کئی جماعتیں جہاد کریں گی اور ان سے

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضل صحابة، ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم، رقم: 6467.

پوچھا جائے گا، کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس نے صحابیِ رسول ﷺ کو دیکھا ہو؟ وہ کہیں گے ہاں۔ چنانچہ اس کی برکت سے مسلمانوں کو فتح نصیب ہوگی۔ پھر ایک زمانہ آئے گا جب جماعتیں جہاد کریں گی تو ان سے پوچھا جائے گا، تمہارے درمیان کوئی ایسا آدمی ہے جس نے تابعی کو دیکھا ہو؟ وہ کہیں گے ہاں۔ چنانچہ اس کی برکت سے انہیں فتح حاصل ہوگی۔''

حدیث: 11

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَلَمُقَامُ اَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ اَحَدِكُمْ عُمُرَهٗ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اصحاب محمد ﷺ کو برا نہ کہو، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کی گھڑی بھر کی رفاقت تمہاری ساری زندگی کے نیک اعمال سے بہتر ہے۔''

حدیث: 12

((وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: وَاللّٰهِ! لَمَشْهَدُ شَهِدَهٗ رَجُلٌ يُغَبَّرُ فِيْهِ وَجْهُهٗ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ مِنْ عَمَلِ اَحَدِكُمْ وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوْحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.)) [2]

''اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم کسی صحابی کا رسول اللہ ﷺ کے ایک غزوہ میں شریک ہونا جس میں (صرف) اس کا چہرہ غبار آلود ہوا ہو، تمہارے سارے اعمال سے افضل ہے خواہ تمہیں نوح علیہ السلام کے برابر عمر دی گئی ہو۔''

---

[1] سنن ابن ماجه، باب فی فضل أصحاب رسول ﷺ، رقم: 162۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

[2] مسند احمد: 187/1۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

حدیث: 13

((وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَلَسْنَا اِلَى الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رضی اللہ عنہ يَوْمًا فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ، فَقَالَ: طُوْبٰى لِهَاتَيْنِ الْعَيْنَيْنِ اللَّتَيْنِ رَأَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، وَاللّٰهِ! لَوَدِدْنَا أَنَّا رَأَيْنَا مَا رَأَيْتَ، وَشَهِدْنَا مَا شَهِدْتَ. فَاسْتُغْضِبَ، فَجَعَلْتُ أَعْجَبُ، مَا قَالَ اِلَّا خَيْرًا، ثُمَّ أَقْبَلَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: مَا يَحْمِلُ الرَّجُلُ عَلٰى أَنْ يَتَمَنّٰى مَحْضَرًا غَيَّبَهُ اللّٰهُ عَنْهُ، لَا يَدْرِيْ لَوْ شَهِدَهٗ كَيْفَ كَانَ يَكُوْنُ فِيْهِ، وَاللّٰهِ! لَقَدْ حَضَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَقْوَامٌ كَبَّهُمُ اللّٰهُ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِيْ جَهَنَّمَ لَمْ يُجِيْبُوْهُ وَلَمْ يُصَدِّقُوْهُ، أَوَلَا تَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ اِذْ اَخْرَجَكُمْ لَا تَعْرِفُوْنَ اِلَّا رَبَّكُمْ، مُصَدِّقِيْنَ لِمَا جَاءَ بِهٖ نَبِيُّكُمْ، قَدْ كُفِيْتُمُ الْبَلَاءَ بِغَيْرِكُمْ، وَاللّٰهِ قَدْ بَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى أَشَدِّ حَالٍ بُعِثَ عَلَيْهَا فِيْهِ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فِيْ فَتْرَةٍ وَجَاهِلِيَّةٍ، مَا يَرَوْنَ أَنَّ دِيْنًا أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الْاَوْثَانِ، فَجَاءَ بِفُرْقَانٍ فَرَّقَ بِهٖ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَفَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهٖ حَتّٰى اِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَرَى وَالِدَهٗ وَوَلَدَهٗ أَوْ أَخَاهُ كَافِرًا، وَقَدْ فَتَحَ اللّٰهُ قُفْلَ قَلْبِهٖ لِلْاِيْمَانِ، يَعْلَمُ أَنَّهٗ اِنْ هَلَكَ دَخَلَ النَّارَ، فَلَا تَقَرُّ عَيْنُهٗ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ حَبِيْبَهٗ فِي النَّارِ، وَأَنَّهَا لَلَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ﴾ (الفرقان: 74).)) [1]

"اور حضرت عبد الرحمٰن بن جبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک

[1] مسند احمد: 3/6۔ شیخ حمزہ زین نے سے "صحیح الاسناد" قرار دیا ہے۔

روز ہم لوگ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے، ایک آدمی اُن کے پاس سے گزرا اور کہنے لگا مبارک ہو ان دو آنکھوں کو جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا، واللہ! کاش ہم بھی وہ دیکھتے جو کچھ تم نے دیکھا ہے، اور ہم بھی اس جدوجہد میں شریک ہوتے جس میں آپ شریک رہے ہیں۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ یہ سن کر غصے سے بھر گئے۔ مجھے اس بات پر بڑا تعجب ہوا کہ اُس آدمی نے تو اچھی بات ہی کہی تھی۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے، آخر اس آدمی کو اس زمانے میں پیدا ہونے کی خواہش کیوں ہوئی جس میں اللہ نے اُسے پیدا نہیں فرمایا؟ یہ نہیں جانتا کہ اگر یہ اس زمانے میں موجود ہوتا تو اس کا معاملہ کیسا ہوتا؟ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کتنے ایسے لوگ موجود تھے جنہیں اللہ نے منہ کے بل جہنم میں گرادیا۔ اس لیے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت قبول کی نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی۔ کیا تم لوگ اس بات پر اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے کہ اس نے تمہیں اس زمانہ میں پیدا فرمایا جب پیدا ہوتے ہی تم نے اپنے رب کو پہچان لیا، اور اپنے نبی پر نازل ہونے والی تعلیم کی تصدیق کی، تکلیفیں دوسروں پر آئیں اور تم ان سے محفوظ رہے۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام انبیاء میں سے صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفر کے ایسے بدترین لمحات میں مبعوث فرمایا (جیسے مکہ میں تھے) یہ وہ زمانہ تھا جب لوگ بتوں کی پوجا کو بہترین دین سمجھتے تھے۔ اس زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق اور باطل میں فرق کرنے والی کتاب (قرآن مجید) لے کر آئے اور اس کتاب نے باپ اور بیٹے کے راستے الگ کردیے اور صورتِ حال یہ تھی کہ ایک آدمی دیکھتا تھا اس کا باپ، اس کا بیٹا اور اس کا بھائی کافر ہیں اور خود اس کے لیے اللہ نے ایمان کا دروازہ کھول دیا ہے اور وہ جانتا تھا کہ اس کا باپ،

بیٹا اور بھائی اسی حالت میں مرگئے تو آگ میں جائیں گے، پھر یہ سوچو جب اسے یہ یقین ہو کہ اس کے پیارے آگ میں جانے والے ہیں تو اس کی آنکھیں کیسے ٹھنڈی رہ سکتی تھیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا مانگنے کی ہدایت فرمائی تھی: ﴿ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ ﴾ ”عباد الرحمٰن اپنے رب سے دعا مانگتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔“

حدیث: 14

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ، وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً ، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالَ: مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي .)) [1]

”اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت پر ایک وقت ویسا ہی آئے گا جیسا بنی اسرائیل پر آیا تھا۔ دونوں کی حالت اس طرح ایک جیسی ہو جائے گی جس طرح ایک جوتا دوسرے جوتے جیسا ہوتا ہے حتیٰ کہ بنی اسرائیل میں سے اگر کوئی شخص اپنی ماں سے علانیہ زنا کرے گا تو میری امت میں سے بھی ایسا کرنے والا ہوگا۔ بے شک بنی اسرائیل بہتر

[1] سنن الترمذی، ابواب الایمان، باب افتراق هذه الامة، رقم: 2641، سلسلة الصحيحة، رقم: 1348.

(72) فرقوں میں تقسیم ہوئی، میری امت تہتر (73) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ تمام فرقے جہنم میں جائیں گے سوائے ایک کے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! وہ کون سا فرقہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میرے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے طریقے پر چلنے والا ہوگا۔''

حدیث 15:

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَتٰى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ، قَالَ: فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ، قَالَ: اَنَسٌ رضی اللہ عنہ فَمَا فَرِحْنَا، بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحًا اَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ، قَالَ اَنَسٌ: فَاَنَا اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ، وَاَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ، فَاَرْجُو اَنْ اَكُونَ مَعَهُمْ، وَاِنْ لَمْ اَعْمَلْ بِاَعْمَالِهِمْ.)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ آدمی نے عرض کی، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے روز) تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اسلام لانے کے بعد ہمیں اتنی خوشی اور کسی بات سے نہیں ہوئی جتنی خوشی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے ہوئی کہ تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب المرء من أحب، رقم: 6713.

ہوں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہوں، اور میں امید رکھتا ہوں کہ (قیامت کے روز) ان کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میں نے ان جیسے اعمال نہ کیے۔"

بَابٌ فِی مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِيْنَ

انصار اور مہاجرین کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝﴾

(الانفال : 74)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی، اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچے مومن ہیں، انھی کے لیے بڑی بخشش اور باعزت رزق ہے۔"

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾

(التوبة : 100)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت کرنے والے سب سے پہلے لوگ اور وہ لوگ جو نیکی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے، اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اس سے راضی ہوگئے اور اس نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ہمیشہ۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔"

حدیث: 16

((وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ أَوْلِيَاءُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ، وَالطُّلَقَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ، وَالْعُتَقَاءُ مِنْ ثَقِيفٍ، بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.)) [1]

''اور سیّدنا جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہاجرین اور انصار یہ سب ایک دوسرے کے مددگار اور معاون ہیں، اسی طرح قریش کے وہ لوگ جنہیں فتح مکہ کے دن معاف کر دیا گیا اور بنو ثقیف کے آزاد کردہ لوگ دنیا اور آخرت میں ایک دوسرے کے مددگار اور معاون ہیں، اور مہاجرین و انصار قیامت تک ایک دوسرے کے مددگار اور معاون ہیں۔''

حدیث: 17

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

فَأَجَابَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَهْ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ [2]

''اور سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار نے یوں کہا: ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اس بات کی بیعت کی ہے کہ ہم جب تک

---

[1] مسند احمد: 363/4، رقم: 19215، مصنف ابن أبي شيبه: 635/8۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن لغیرہ'' کہا ہے۔

[2] صحیح بخاری، رقم: 2961، مسند احمد: 170/3، رقم: 12772.

زندہ رہیں گے، جہاد کرتے رہیں گے۔تو ان کے اس قول کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! اصل کامیابی تو آخرت کی کامیابی ہے، پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔“

حدیث: 18

((وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَتِ الْمُهَاجِرُونَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا رَأَيْنَا مِثْلَ قَوْمٍ قَدِمْنَا عَلَيْهِمْ أَحْسَنَ مُوَاسَاةً فِي قَلِيلٍ وَلَا أَحْسَنَ بَذْلًا فِي كَثِيرٍ، قَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ، وَأَشْرَكُونَا فِي الْمَهْنَإِ، حَتّٰى لَقَدْ حَسِبْنَا أَنْ يَذْهَبُوْا بِالْأَجْرِ كُلِّهِ، قَالَ: لَا مَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ وَدَعَوْتُمُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَهُمْ.)) [1]

”اور سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مہاجرین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم جن انصاری لوگوں کے پاس آئے ہیں، ہم نے ان جیسے لوگ نہیں دیکھے، ان کے پاس کھانے پینے کی اشیاء کم ہوں تو خوب ہمدردی کرتے ہیں اور اگر ان کے پاس کھانے پینے کو وافر ہو تو بھی خوب خرچ کرتے ہیں۔ انہوں نے ہمیں محنت مزدوری سے بچایا، اور اپنی کمائی میں ہمیں اپنا شریک بنایا۔ ہمیں تو اندیشہ ہے کہ سارا اجر و ثواب یہ لوگ لے جائیں گے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، یہ بات نہیں ہے، تم لوگ جب تک ان کی تعریف کرو گے اور اللہ تعالیٰ سے ان کے حق میں دعائیں کرو گے تو تمہیں بھی اجر و ثواب ملتا رہے گا۔“

---

[1] مسند احمد : 204/3، رقم : 13122، مصنف ابن أبی شیبة : 18/9۔ شیخ شعیب نے اسے ”صحیح الإسناد“ کہا ہے۔

حدیث: 19

((وَعَنْ اَبِی قَتَادَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لِلْأَنْصَارِ: أَلَا إِنَّ النَّاسَ دِثَارِی، وَالْأَنْصَارَ شِعَارِی، لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبَةً، لَاتَّبَعْتُ شِعْبَةَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَمَنْ وَلِیَ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَلْيُحْسِنْ إِلٰی مُحْسِنِهِمْ، وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ، وَمَنْ أَفْزَعَهُمْ فَقَدْ أَفْزَعَ هٰذَا الَّذِی بَيْنَ هَاتَيْنِ وَأَشَارَ إِلٰی نَفْسِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.)) [1]

’’اور سیّدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے انصار کے حق میں ارشاد فرمایا: عام لوگوں کے میرے ساتھ تعلق کی مثال ایسے ہے جیسے اوپر اوڑھا ہوا کپڑا ہو، اور انصار کا میرے ساتھ یوں تعلق ہے جیسے کوئی کپڑا جسم کے ساتھ متصل ہو (یعنی انصاری آپ ﷺ کے خاص لوگ ہیں)۔ اگر عام لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری پہاڑی گھاٹی میں تو میں انصار والی گھاٹی میں چلنا پسند کروں گا، اور اگر ہجرت والی فضیلت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک فرد ہوتا۔ کسی کو انصار پر امارت وحکومت حاصل ہو تو وہ ان کے نیکوکاروں کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرے، اور اگر ان سے کوئی کوتاہی ہو جائے تو وہ اس سے درگزر کرے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ’’جس کسی نے ان کو خوف زدہ کیا تو گویا اس نے مجھے خوف زدہ کیا۔‘‘

---

[1] مسند احمد: 307/5، رقم: 22615، معجم اوسط للطبرانی، رقم: 8892۔ شیخ شعیب نے اسے ’’صحیح لغیرہ‘‘ کہا ہے۔

حدیث :20

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: أَلَا اِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ تَرِكَةً وَضِيْعَةً، وَاِنَّ تَرِكَتِیْ وَضَيْعَتِیْ اَلْأَنْصَارُ فَاحْفَظُوْا لِیْ فِيْهِمْ .)) ❶

''اورحضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ہر چیز کی کوئی بنیاد اور اصل ہوتی ہے۔ میری بنیاد اور اصل انصار ہیں۔ میری خاطر ان کا خیال رکھنا۔''

حدیث :21

((وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: بَلَغَ مُصْعَبَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ عَرِيفِ الْأَنْصَارِ شَیْءٌ فَهَمَّ بِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ لَهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: اسْتَوْصُوْا بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا (أَوْ قَالَ: مَعْرُوفًا) اقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيئِهِمْ . فَأَلْقَى مُصْعَبٌ نَفْسَهُ عَنْ سَرِيرِهِ، وَأَلْزَقَ خَدَّهُ بِالْبِسَاطِ، وَقَالَ: أَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ فَتَرَكَهُ .)) ❷

''اور علی بن زید سے مروی ہے کہ سیّدنا مصعب بن زبیر تک انصار کے ایک نمائندے کی کوئی شکایت پہنچی تو انہوں نے اس کے متعلق (برا بھلا یا سزا دینے کا) ارادہ کیا، سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے سیّدنا مصعب کے ہاں جا کر ان سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ ''میں تمہیں انصار کے

---

❶ سلسلة الأحاديث الصحيحة ، رقم الحديث : 3560 .

❷ مسند احمد : 240/3 ، رقم : 13528 ، مسند أبویعلی ، رقم : 3998۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ساتھ حسن سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں، ان میں سے جو آدمی نیکوکار ہو تم اس کی بات کو قبول کرو اور جس سے کوئی کوتاہی سرزد ہو جائے تم اس سے درگزر کرو۔ یہ سن کر سیّدنا مصعب نے اپنے آپ کو چارپائی سے نیچے گرا دیا اور اپنا رخسار چٹائی پر رکھ کر کہا: اللہ کے رسول ﷺ کا حکم سر آنکھوں پر، پھر اس انصاری کو چھوڑ دیا اور کچھ نہ کہا۔‘‘

حدیث: 22

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ أَوْ إِلَّا أَبْغَضَهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ .)) [1]

’’اور سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان ہو وہ انصار سے بغض نہیں رکھتا۔ یا آپ ﷺ نے یوں فرمایا کہ جو آدمی انصار سے بغض رکھتا ہو، اللہ اور اس کا رسول اس سے بغض رکھتے ہیں۔‘‘

حدیث: 23

((وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لِلْمُهَاجِرِیْنَ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ يَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَدْ اٰمَنُوْا مِنَ الْفَزَعِ .)) [2]

’’اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز مہاجرین سونے کے منبروں

---

[1] مسند احمد : 309/1، رقم : 2818، مسند ابو یعلی، رقم : 2698۔ شیخ شعیب نے کہا: اس کی سند بخاری کی شرط پر ہے۔

[2] صحیح ابن حبان، 7262/16۔ ابن حبان نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

پر بیٹھیں گے اور گھبراہٹ سے محفوظ رہیں گے۔''

حدیث :24

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَتَعْلَمُ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِیْ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ، فَقَالَ: اَلْمُهَاجِرُوْنَ يَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ وَيَسْتَفْتِحُوْنَ، فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْخَزَنَةُ: أَوَقَدْ حُوْسِبْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: بِأَيِّ شَیْءٍ نُحَاسَبُ؟ وَاِنَّمَا كَانَتْ أَسْيَافُنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى مِتْنَا عَلٰى ذٰلِكَ . قَالَ: فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيَقِيْلُوْنَ فِيْهِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا قَبْلَ أَنْ يَّدْخُلَهَا النَّاسُ .))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو میری امت میں کون سا گروہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا؟ میں نے عرض کی، اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مہاجر لوگ (مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے والے) قیامت کے روز جنت کے دروازے پر آئیں گے تو دروازہ کھولا جائے گا۔ جنت کا خازن ان سے پوچھے گا: کیا تمہارا حساب ہوگیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: حساب کس چیز کا؟ ہماری تلواریں اللہ کی راہ میں ہمارے کندھوں پر تھیں اور اسی حالت میں ہمیں موت آ گئی۔ چنانچہ جنت کا دروازہ ان کے لیے کھول دیا جائے گا اور وہ دوسرے لوگوں کے جنت میں داخل ہونے سے چالیس سال پہلے جنت میں مزے کریں گے۔''

---

[1] سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم الحديث : 853 .

بَابٌ فِی مَنَاقِبِ اَهْلِ بَدْرٍ

اہلِ بدر کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۲۳﴾ (آل عمران : 123)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور بلاشبہ یقیناً اللہ نے بدر میں تمھاری مدد کی، جب کہ تم نہایت کمزور تھے، پس اللہ سے ڈرو، تاکہ تم شکر کرو۔''

حدیث: 25

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِطَّلَعَ عَلٰی أَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ .)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف جھانکا اور ارشاد فرمایا: تم جو چاہو عمل کرتے رہو، میں نے تم کو بخش دیا ہے۔''

حدیث: 26

((وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: اِنَّ جِبْرِيْلَ ۔أَوْ مَلَكًا۔ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَا تَعُدُّوْنَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا فِيْكُمْ؟ قَالُوْا: خِيَارُنَا . قَالَ: كَذٰلِكَ هُمْ عِنْدَنَا خِيَارُنَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ .)) [2]

---

[1] سنن أبوداؤد، رقم : 4654، مسند احمد : 295/2، رقم : 7940۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

[2] سنن ابن ماجة، رقم : 160، مسند احمد : 465/3، رقم : 15820، معجم كبير للطبرانی، رقم : 4412۔ شیخ شعیب نے اسے ''شیخین کی شرط پر صحیح'' کہا ہے۔

’’اور سیّدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام یا کوئی اور فرشتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: تم لوگوں کے ہاں اہل بدر کا کیا مقام ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: وہ ہم میں سب سے افضل اور بہتر ہیں۔ اس فرشتے نے کہا: ہمارے ہاں بھی معاملہ اسی طرح ہے کہ بدر میں شریک ہونے والے فرشتے باقی فرشتوں کی بہ نسبت بہتر اور افضل ہیں۔‘‘

بَابٌ فِيْ مَنَاقِبِ اَصْحَابِ اُحُدٍ

غزوۂ احد کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۵۵﴾﴾ (آل عمران : 155)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’بے شک وہ لوگ جو تم میں سے اس دن پیٹھ پھیر گئے جب دو جماعتیں بھڑیں، شیطان نے انھیں ان بعض اعمال ہی کی وجہ سے پھسلایا جو انھوں نے کیے تھے، اور بلاشبہ یقیناً اللہ نے انھیں معاف کر دیا، بے شک اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت بردبار ہے۔‘‘

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۲﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ

قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّ اتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝﴾ (آل عمران : 169 تا 174)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تو ان لوگوں کو جو اللہ کے راستے میں قتل کر دیے گئے، ہرگز مردہ گمان نہ کر، بلکہ وہ زندہ ہیں، اپنے رب کے پاس رزق دیے جاتے ہیں۔ اس پر بہت خوش ہیں جو انھیں اللہ نے اپنے فضل سے دیا ہے اور ان کے بارے میں بھی بہت خوش ہوتے ہیں جو ان کے ساتھ ان کے پیچھے سے نہیں ملے کہ ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ اللہ کی طرف سے عظیم نعمت اور فضل پر بہت خوش ہوتے ہیں اور (اس بات پر) کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ وہ جنھوں نے اللہ اور رسول کا حکم مانا، اس کے بعد کہ انھیں زخم پہنچا، ان میں سے ان لوگوں کے لیے جنھوں نے نیکی کی اور متقی بنے بہت بڑا اجر ہے۔ وہ لوگ کہ لوگوں نے ان سے کہا کہ لوگوں نے تمھارے لیے (فوج) جمع کر لی ہے، سو ان سے ڈرو، تو اس (بات) نے انھیں ایمان میں زیادہ کر دیا اور انھوں نے کہا ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔ تو وہ اللہ کی طرف سے عظیم نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹے، انھیں کوئی برائی نہیں پہنچی اور انھوں نے اللہ کی رضا کی پیروی کی اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔''

حدیث: 27

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ: أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ: أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ

يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا .)) [1]

''اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (کہ احد کے روز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو شہیدوں کو ایک ہی کپڑے میں لپیٹتے، پھر پوچھتے ان دونوں میں سے قرآن کس کو زیادہ یاد تھا؟ جب ان دونوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے قبر میں آگے کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد کے بارے میں فرمایا: قیامت کے روز میں ان کا گواہ ہوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد کو خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا۔ انہیں غسل دیا نہ نماز پڑھی۔''

حدیث: 28

((وَعَنْ عُقْبَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلَاتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ .)) [2]

''اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ سے) باہر تشریف لائے اور شہدائے احد کے لیے دعا مغفرت فرمائی جس طرح میت کے لیے دعا کی جاتی ہے۔''

بَابٌ فِي غَزْوَةِ الْخَنْدَقِ

غزوۂ خندق کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۫ وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّ تَسْلِيْمًا ؕ۲۲ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب من قتل من المسلمین یوم احد، رقم: 4079.

[2] صحیح بخاری، کتاب المغازی، أحد جبل یحبنا ونحبه، رقم: 4085.

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾ (الاحزاب: 22۔ 23)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب مومنوں نے لشکروں کو دیکھا تو انھوں نے کہا یہ وہی ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا، اور اس چیز نے ان کو ایمان اور فرماں برداری ہی میں زیادہ کیا۔ مومنوں میں سے کچھ مرد ایسے ہیں جنھوں نے وہ بات سچ کہی جس پر انھوں نے اللہ سے عہد کیا، پھر ان میں سے کوئی تو وہ ہے جو اپنی نذر پوری کر چکا اور کوئی وہ ہے جو انتظار کر رہا ہے اور انھوں نے نہیں بدلا، کچھ بھی بدلنا۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۗ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿٩﴾ (الاحزاب: 9)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ پر اللہ کی نعمت یاد کرو، جب تم پر کئی لشکر چڑھ آئے تو ہم نے ان پر آندھی بھیج دی اور ایسے لشکر جنھیں تم نے نہیں دیکھا اور جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ اسے خوب دیکھنے والا تھا۔''

حدیث: 29

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام ، فَقَالَ: قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ! وَاللّٰهِ وَضَعْنَاهُ، فَاخْرُجْ إِلَيْهِمْ ، قَالَ: فَإِلَى أَيْنَ؟ قَالَ: هَا هُنَا ، وَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ ، قَالَتْ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ .)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ غزوۂ خندق سے واپس

[1] صحيح بخاري، كتاب المغازي، مرجع النبي ﷺ من الاحزاب . . ، رقم: 4117.

مدینہ تشریف لائے، ہتھیار اتار دیے اور غسل فرمالیا تو جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا آپ ﷺ نے ہتھیار اتار دیے؟ اللہ کی قسم! ہم نے تو ہتھیار نہیں اتارے، ان پر بھی چڑھائی کرو۔ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: کن پر؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: ان پر۔ اور بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ بنو قریظہ پر چڑھائی کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔''

بَابٌ فِیْ فَضْلِ مَنْ شَهِدَ الْحُدَیْبِیَةَ

عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ۙ﴿۱۸﴾﴾ (الفتح : 18)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ یقیناً اللہ ایمان والوں سے راضی ہوگیا، جب وہ اس درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کر رہے تھے، تو اس نے جان لیا جو ان کے دلوں میں تھا، پس ان پر سکینت نازل کر دی اور انھیں بدلے میں ایک قریب فتح عطا فرمائی۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰی وَ كَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَ اَهْلَهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۲۶﴾﴾

(الفتح : 26)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جب ان لوگوں نے جنھوں نے کفر کیا، اپنے دلوں میں ضد رکھ لی، جو جاہلیت کی ضد تھی تو اللہ نے اپنی سکینت اپنے رسول پر

اور ایمان والوں پر اتار دی اور انھیں تقویٰ کی بات پر قائم رکھا اور وہ اس کے زیادہ حق دار اور اس کے لائق تھے اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔‘‘

حدیث :30

((وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَنْ يَدْخُلَ النَّارَ رَجُلٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ .)) [1]

’’اور سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدر اور حدیبیہ میں شریک ہونے والوں میں سے کوئی آدمی جہنم میں ہرگز نہیں جائے گا۔‘‘

بَابٌ فِي مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ بِالْجَنَّةِ

سیّدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خصوصیات و فضائل

حدیث :31

((وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ: اَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ .)) [2]

’’اور سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے بعد ابو بکر اور عمر کی اقتداء کرنا۔‘‘

حدیث :32

((وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ

---

[1] مسند احمد : 396/3، رقم : 15262، مسند أبویعلی، رقم : 1900۔ شیخ شعیب نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

[2] سنن ترمذی، رقم : 3662، مسند احمد : 382/5، رقم : 23245۔ امام ترمذی اور شیخ شعیب نے اسے ’’حسن‘‘ کہا ہے۔

وَعُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَقَالَ: یَا عَلِیُّ! ھٰذَانِ سَیِّدَا کُھُولِ اَھْلِ الْجَنَّةِ، وَشَبَابِھَا عَدَا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ .))

''اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھا کہ سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! یہ دونوں جنتی بزرگوں اور نوجوانوں کے سردار ہوں گے، ماسوائے انبیاء ورسل کے۔''

حدیث :33

((وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بُرَیْدَةَ، عَنْ أَبِیهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ جَالِسًا عَلٰی حِرَاءٍ وَمَعَهُ أَبُو بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ، فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اثْبُتْ حِرَاءُ! فَإِنَّهُ لَیْسَ عَلَیْكَ إِلَّا نَبِیٌّ، أَوْ صِدِّیقٌ، أَوْ شَهِیدٌ .)) [2]

''اور سیّدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوہ حراء پر تشریف فرما تھے، سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اچانک کوہ حراء (خوشی سے) جھومنے لگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حراء ٹھہر جا، تجھ پر نبی ہے، صدیق ہے اور شہید ہے۔''

حدیث :34

((وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ قَالَ: خَلَّفَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ عَلِیَّ

---

1. سنن ترمذی، رقم: 3666۔ مسند احمد: 80/1، رقم: 902۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
2. مسند احمد: 189/1، رقم: 1644، حلیة الأولیاء: 96/1۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

بْـنَ اَبِـی طَالِبٍ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوكَ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! تُخَلِّفُنِی فِیْ النِّسَآءِ ، وَالصِّبْيَانِ ، فَقَالَ: اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُونَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى ، غَيْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِی .))

''اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نائب بنا کر پیچھے (مدینہ میں) چھوڑا۔ وہ کہنے لگے: اللہ کے رسول! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا میرے ساتھ وہی مقام ہو جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام کا تھا، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

حدیث :35

((وَعَـنْ اِسْـمَـاعِيْـلَ قَـالَ: قَالَ قَيْسٌ: رَأَيْتُ طَلْحَةَ يَدُهٗ شَلَّاءُ ، وَقٰى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ .))[2]

''اور جناب قیس کہتے ہیں: میں نے سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کا ہاتھ شل ہو چکا تھا، انہوں نے اس کے ذریعے احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آنے والے تیروں کو روکا تھا۔''

حدیث :36

((وَعَـنْ جَـابِـرِ بْـنِ عَبْـدِ الـلّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ نَدَبَ رَسُولُ الـلّٰهِ ﷺ الـنَّـاسَ يَـوْمَ الْـخَـنْـدَقِ ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَـانْتَـدَبَ الـزُّبَيْرُ ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ :

[1] صحيح مسلم ، كتاب فضائل الصحابة ، رقم :6218 .

[2] صحيح بخاری ، رقم :4063 ، مسند احمد :161/1 ، رقم :1385 .

لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ .)) [1]

''اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن لوگوں کو پکارا: (کون ہے جو ہمیں دشمنوں کے اندر کی خبر لا دے گا؟) تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آگے آیئے (کہا: میں لاؤں گا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (دوسری بار) پکارا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہی آگے بڑھے، پھر ان کو (تیسری بار) پکارا تو بھی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہی آگے بڑھے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کا حواری (خاص مددگار) ہوتا ہے، اور میرا حواری زبیر ہے۔''

حدیث: 37

((وَعَنْ اَنَسٍ ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِينًا وَاِنَّ اَمِينَنَا اَيَّتُهَا الْاُمَّةُ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ .)) [2]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے، اور اے امت! ہمارے امین ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔''

حدیث: 38

((وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ: إِنَّ الَّذِي يَحْنُوْ عَلَيْكُنَّ بَعْدِي لَهُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ . اللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ .)) [3]

''اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے سنا کہ رسول

---

1. صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم: 6243.
2. صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم: 6252.
3. مسند احمد: 299/6، رقم: 26559، مستدرك حاكم: 311/3- شیخ شعیب نے اسے ''حسن لغیرہ'' کہا ہے۔

اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: میرے بعد جو کوئی تمہارے اوپر شفقت کرے گا وہ انتہائی سچا اور صالح ہوگا۔ یا اللہ! تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو جنت کے سلسبیل نامی چشمے سے سیراب کرنا۔‘‘

حدیث :39

((وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَجْمَعُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ، غَيْرِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ: اِرْمِ يَا سَعْدُ! فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.)) [1]

’’اور سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو کبھی نہیں سنا کہ آپ نے کسی کے لیے یوں فرمایا ہو کہ آپ ﷺ کے ماں باپ اس پر فدا ہوں، ما سوائے سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے، میں نے خود سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے احد والے دن ارشاد فرمایا: اے سعد! تم دشمن پر تیر برساؤ، میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔‘‘

حدیث :40

((وَعَنْ عُرْوَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ رضي الله عنه قَدِمَ مِنَ الشَّامِ بَعْدَ مَا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَدْرٍ فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَضَرَبَ لَهُ سَهْمَهُ، قَالَ: وَأَجْرِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ زَعَمُوْا؟ قَالَ وَأَجْرُكَ.)) [2]

---

[1] صحیح بخاری، رقم: 4059، مسند احمد: 92/1، رقم: 709.

[2] معجم کبیر للطبرانی، رقم: 338، مجمع الزوائد، تحقیق عبد الله محمد الدرویش :14876/9۔ علامہ ہیثمی نے کہا: اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

’’اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن زید شام سے واپس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر سے واپس تشریف لا چکے تھے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (مال غنیمت کے بارے میں) بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مال غنیمت سے حصہ دیا۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے اجر کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ لوگ گمان کر رہے ہیں (کہ میرے لیے اجر نہیں ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرے لیے اجر بھی ہے۔‘‘

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حكيم.

2: الـجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح الباري، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: الســنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: الســنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.

7: الســنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

10: صـحيـح مسـلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة الـمـصـابيـح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.